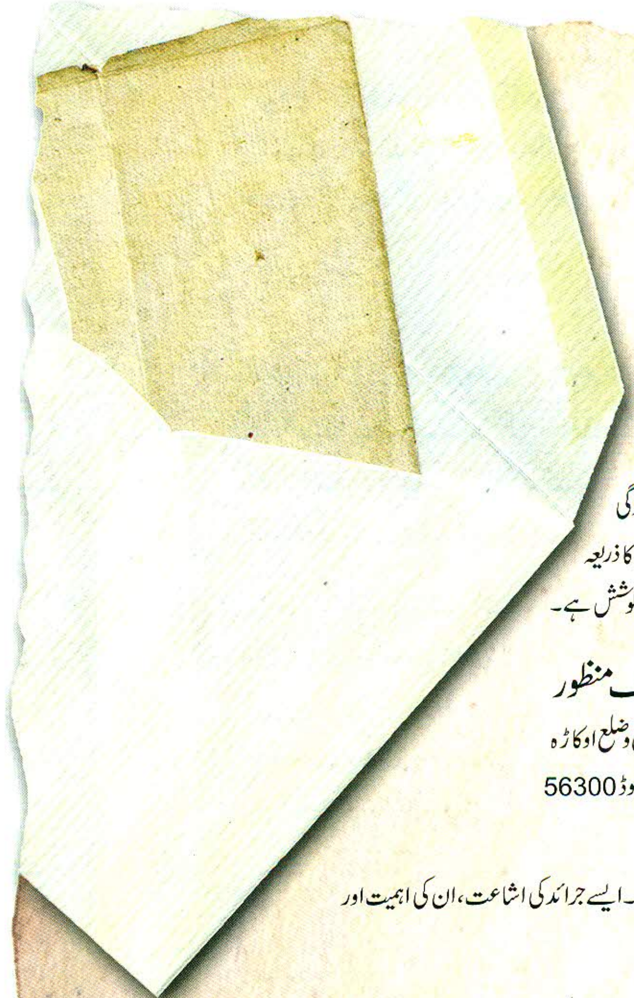

خطوط

اسلامی نظریاتی کونسل کا جریدہ ''اجتہاد'' ملاحظہ کیا۔ اہل علم کے وقیع مضامین ومقالات سے مزین ہے۔ ایک ہی موضوع پر آراء کے تنوع سے زیر بحث موضوع کی تمام جہتوں کو بتمام وکمال اوراحسن اسلوب سے سامنے لایا گیا ہے۔ افکار کا تنوع جہاں بسا اوقات قاری کے لیے فکری پراگندگی کا سبب بن جاتا ہے، وہاں اگر یہ وسعتِ افکار جید اہل علم کی طرف سے آئے تو قاری کے ذہنی ارتقاء کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قدیم وجدید کی فکری گتھیوں کو سلجھانے میں ''اجتہاد'' ایک بروقت کوشش ہے۔

عاطف منظور
مکان نمبر 238، گلی نمبر 05، فتح ٹاؤن، تحصیل وضلع اوکاڑہ
پوسٹ کوڈ 56300

آپ کا جریدہ اجتہاد گوناگوں خوبیوں سے مزین ہے اس کی جتنی بھی صفات بیان کی جائیں کم ہیں۔ ایسے جرائد کی اشاعت، ان کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر عصر حاضر کی اہم ضرورت ہے۔

جدید علم الکلام کے بارے میں تذکرہ موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے ضروری ہے۔ قطع نظر اس کے کہ روایتی علم کلام اور کلام جدید میں کیا بنیادی فرق ہے اور آج کے دور میں اس سے اکتساب کس طرح ممکن ہے۔ کلام الٰہی اور اسوہ رسول سے رہنمائی حاصل کرنا ناگزیر ہے۔

آج سے ۱۴۵۰ سال پیشتر وہ تمام اصول اور علوم جو بنی نوع انسان کے ارتقاء کے لیے ضروری تھے۔ اللہ رب العزت نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں بیان فرما دیئے تھے اور اس بات کا اعادہ کر دیا گیا تھا کہ یہ کلام عصر حاضر اور مستقبل کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے مختلف ادوار کے لیے بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے بارے میں رہنمائی کرتا رہے گا۔

1924 اور 1925 میں جب عالم اسلام بہت بڑے سیاسی اور فکری انقلابات سے دوچار تھا تو علامہ اقبال نے صوفی تبسم کے نام خط میں لکھا کہ میرا عقیدہ ہے کہ جو شخص اس وقت قرآنی نقطہ نگاہ سے زمانہ حال کے جورس پروڈنس پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال کر احکام قرآنیہ کی ابدیت ثابت کرے گا وہی اسلام کا مجدد ہوگا۔ اس ہر لحہ بدلتی دنیا میں اگر کوئی اصول پاؤں جمانے کی جگہ دے سکتا ہے تو اجتہاد کا اصول ہے۔ علامہ اقبال نے علم الکلام کی بجائے اجتہاد کی ضرورت پر زور دیا۔ آج کی امت مسلمہ کی غالب اکثریت اجتہاد کی ضرورت کی قائل ہو چکی ہے۔ لیکن غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ آج پھر عالمی استبداد کی وجہ سے روح مسلمان اضطراب میں ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلمانان عالم ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوں جیسا کہ OIC کی صورت میں ہم دیکھ رہے ہیں اور اپنی حکمت عملی سے ایسی قوت پیدا کریں اور اقتصادی طور پر اتنے مضبوط ہو جائیں کہ کسی طرف سے امداد کے محتاج نہ رہیں۔ جہاں ہمارے لیے احیائے دین کو اولیت ہے وہاں دور جدید اس کا متقاضی ہے کہ ہم دیگر اقوام عالم کی طرح سائنسی علوم میں بھی مکمل دسترس اور معرفت حاصل کریں۔

آپ کی حالیہ سفارشات بھی اس بات کی غماز ہیں کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی اسلام عصر حاضر کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ آپ نے جس طرح طلاق ونکاح کے مسائل میں انقلابی قدم اٹھاتے ہوئے اہم سفارشات پیش کی ہیں وہ اس ملک کی ہر مظلوم عورت کے دل کی آواز ہے اور اس سے مغرب کے ان اعتراضات کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کو مرد کے برابر حقوق نہیں دیئے۔ آپ کی سفارشات نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کو جہاں غلط سمجھا گیا ہے وہ ناقص فہم اسلام کی وجہ سے ہے خود اسلام کی وجہ سے نہیں ہے۔ آپ نے یہ پیغام بھی دیا ہے کہ فہم اسلام مروجہ فکر اسلام سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ بقول علامہ اقبال ان سب مسائل کا حل اجتہاد میں مضمر ہے۔